مواعظ الجمعہ
شریعت اور طریقت
پیشکش
ادارۂ اہل سنّت کراچی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

شریعت اور طریقت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

شریعت اور طریقت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

شریعت کا لغوی واصطلاحی معنی

برادرانِ اسلام! لفظ شریعت "شرع" سے ماخوذ ہے، جس کا لغوی معنی ہے کہ "واضح سیدھا راستہ"[1]، جبکہ اصطلاح میں شریعت سے مراد وہ اَحکام ہیں، جو اللہ ربّ العالمین نے اپنے بندوں کے لیے بطور ضابطۂ حیات نازل فرمائے[2]۔

(١) "معجم مفردات ألفاظ القرآن" شرع، صـ٢٦٥.

(٢) انظر: "لسان العرب" حرف العين، فصل الشين المعجمة، ٨/ ١٧٥.

شریعت کی اہمیت

حضراتِ گرامی قدر! شریعت اللہ ورسول کے فرامین پر مبنی وہ نظامِ الٰہی ہے، جو ایک مسلمان کی انفرادی واجتماعی زندگی کے عمل کو منظّم اور خوبصورت بناتا ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالی کے آخری سچے نبی بن کر تشریف لائے، لہذا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی لائی ہوئی شریعت بھی آخری شریعت ہے، اب تا قیامت نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی نئی شریعت، رہتی دنیا تک جتنے بھی انسان پیدا ہوں گے، وہ سب شریعتِ محمدیہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر عمل کرنے کے پابند ہیں؛ کہ یہی راہِ نَجات ہے، اور اسی میں اللہ تعالی کی رضا ہے۔

عزیزانِ گرامی! اللہ تعالی سب کچھ جانتا ہے، اس کے باوجود ہر اُمّت کے لیے اَحکامِ شریعت نازل فرماکر، اُس نے سب کو آزمایا کہ کون اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری اور نیکیوں کی طرف سبقت کرتا، اور کون نافرمانی کرتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًاؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا﴾[1] "اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی، اور ان پر مُحافظ وگواہ، تو

---

(۱) پ٦، المائدة: ٤٨.

ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے (قرآنِ پاک) سے، اور اے سننے والے! اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا، ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا، اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امّت کر دیتا، مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے، تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو، تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے"۔

اتّباعِ شریعت کی تاکید کرتے ہوئے اللہ عزّوجلّ مزید ارشاد فرماتا ہے: ﴿ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾[1] "پھر ہم نے اس کام کے عمدہ راستہ (شریعت) پر تمہیں کیا، تو اُسی راہ پر چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو!"۔

یاد رکھیے! کوئی بھی شخص خواہ وہ کوئی عالمِ دین ہو یا بہت بڑا پیر، کوئی حکمران ہو یا تاجر (Businessman) اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنی خواہشات کو شریعت کے تابع نہ کر لے، حدیث شریف میں ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبعاً لِمَا

---

(١) پ ٢٥، الجاثية: ١٨ .

جِئْتُ بِهِ»[1] "کوئی شخص اس وقت تک مؤمنِ کامل نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہوجائے"!۔

شریعت مُطہَّرہ کی اَہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لا يَزِيغُ بَعْدِي عَنْهَا إلّا هالك»[2] "یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی روشن شریعت چھوڑ کر جارہا ہوں، جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں، اس سے وہی بھٹکے گا جو ہلاکت میں مبتلا ہوگا"۔

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ اللہ ورسول کے صَریح اَحکام کے باوجود، آجکل بعض نام نہاد صوفی اور جعلی پیر، طریقت کے نام پر شریعت کے اَحکام کو پامال کررہے ہیں، اَور شریعت وطریقت کے باہمی تعلق کی نفی کرکے، عوام میں ایسے شکوک وشُبہات اور غلط نظریات کا پرچار کررہے ہیں، جن کا اِسلام یا اولیائے کرام کی تعلیمات سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

---

(١) "البرهان المؤيّد" الإيمان والهوى، صـ٢٢.

(٢) "السنّة" لابن أبي عاصم، باب ذكر قول النبي ﷺ تركتكم على ...إلخ، ر: ٤٨، ١/ ٢٦.

شریعت وطریقت ...باہم لازم وملزوم

عزیزانِ محترم! اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی کبھی یہ تعلیمات نہیں رہیں، کہ ظاہری شریعت کو چھوڑ کر باطنی شریعت پر عمل پیرا ہوا جائے، نماز، روزہ کو چھوڑ کر صرف ذِکر واَذکار اَور چِلّہ کشی پر اِکتفاء کیا جائے، اگر کوئی نام نہاد صوفی یا پیر ایسی بات کہتا ہے، یا ایسے خیالات واَفکار کا حامل ہے، تو اس کا اولیائے کرام کی تعلیمات سے کوئی تعلّق نہیں، ایسا شخص گمراہ وبے دین اور خواہشاتِ نفسانیہ کا پَیرو کار ہے۔

حقیقی صوفیائے کرام اور اولیائے عظام قدّس اسرارہم ایسے لوگوں سے اپنی براءت کا اظہار کرتے ہیں، تصوُّف کے پیچیدہ اَسرار ورُموز سے واقف بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات تو یہ ہیں، کہ ظاہری اعمال اور باطنی افعال کا آپس میں تعلق ایسا ہے، جیسا رُوح کا تعلق جسم سے۔ ظاہری اعمال شریعت ہیں تو باطنی اعمال تصوُّف۔ حضرت امام ابو القاسم قشیری قدّس سرّہ نقل فرماتے ہیں کہ "تصوُّف کی حقیقت یہ ہے کہ انسان قرآن وسُنّت پر کاربند رہے، خواہشات اور بدعتوں کو ترک کر دے، اور بزرگانِ دِین کا احترام وتعظیم کرے"[1]۔

ولیوں کے اِمام شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرّہ بھی ہمیشہ شریعت کا دامن تھامے رکھنے کی تاکید ونصیحت کرتے رہے، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان ہے کہ "پاکیزہ شریعتِ محمدیّہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دینِ اسلام کا پھلدار درخت ہے، شریعت وہ سورج ہے جس

---

(١) "الرسالة القشَيرية" باب في ذكر مشايخ هذه الطريقة، صـ٦٣.

کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں، شریعت کی پَیروی دونوں جہاں کی سعادت بخشتی ہے، خبردار! شریعت کے دائرے سے باہر نہ جانا، خبردار! اہلِ شریعت کی جماعت سے باہر نہ جانا"[1]۔

مشہور صوفی بزرگ حضرت سیّدُنا جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، کہ "جس نے نہ قرآن یاد کیا، نہ حدیث لکھی، یعنی جو علمِ شریعت سے آگاہ نہیں، طریقت میں اس کی اقتداء نہ کریں، اور اُسے ہرگز اپنا پیر نہ بنائیں؛ کیونکہ ہمارا یہ علمِ طریقت بالکل کتاب وسُنّت کا پابند ہے"[2]۔

امامِ طریقت حضرت ابوعلی رُوذباری علیہ الرحمۃ جو حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر خلفاء میں سے ہیں، امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "بزرگوں میں ان کے برابر طریقت کا علم کسی کو نہیں تھا، ان بزرگوں سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر (گانے باجے) سنتا ہے، اور کہتا ہے کہ یہ میرے لیے حلال ہے؛ کیونکہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں، کہ اَحوال کے اختلاف کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، تو حضرت ابوعلی رُوذباری علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "ہاں پہنچا تو ضرور ہے، مگر جہنم تک""[3]۔

---

(١) "بهجة الأسرار" ذكر فصول من كلامه مرصّعاً بشيء، صـ٩٩.

(٢) "الرسالة القشَيرية" باب في ذكر مشايخ هذه الطريقة، صـ٣٩.

(٣) "الرسالة القشَيرية" باب في ذكر مشايخ هذه الطريقة، صـ٥٤.

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "شریعت مَنبع (اصل) ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی (بلند و بالا) ہے۔ منبع سے پانی نکل کر دریا بن کر، جن زمینوں پر گزرے انہیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج (ضرورت) نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ مَنبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا، یعنی طریقت کو ہر آن اس کی ضرورت ہے۔ منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لیے مدد موقوف ہو جائے، فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سینچنے (سیراب کرنے) کا کام دے، نہیں نہیں منبع سے اس کا تعلق ٹوٹتے ہی (طریقت کا) یہ دریا فوراً فنا ہو جائے گا"[1]۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شریعت و طریقت کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "طریقت مُنافی شریعت (یعنی شریعت کے خلاف) نہیں، وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل مُتصوِّف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ "طریقت اَور ہے شریعت اَور" محض گمراہی ہے، اور اس زُعمِ باطل (غَلَط

---

(۱) "فتاوی رضویہ "کتاب الحضر والاِباحۃ، رسالہ "مقالِ عرفا باعزازِ شرع و علما" ۱۷/۱۳۳، ۱۳۴۔

خیال) کے باعث، اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کُفر واِلحاد (کفر و بے دینی ہے)، اَحکامِ شرعیّہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو، سُبکدوش نہیں ہوسکتا"[1]۔

اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات

حضراتِ گرامی قدر! بزرگانِ دین نے ہمیشہ شریعتِ مُطہَّرہ کے اَحکام کی روشنی میں فرائض وواجبات کی پابندی کرنے کی تاکید فرمائی، اور کبھی بھی طریقت کو شریعت سے جدا نہیں بتایا۔ سرکار غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرّہٗ فرائض وواجبات پر عمل کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "مؤمن کو چاہیے کہ سب سے پہلے فرائض پر متوجّہ ہو، جب یہ اَدا کر چکے تب سُنّتوں کو اختیار کرے، اس کے بعد نوافل پر متوجہ ہو، جو شخص اپنے فرائض سے فارغ نہیں ہوا، اس کے لیے سُنّتوں میں مشغول ہونا حماقت ونادانی ہے؛ اس لیے کہ ادائے فرض سے قبل سُنن ونوافِل غیر مقبول رہیں گے، اور جو شخص ایسا عمل کرے گا وہ خوار ہوگا"[2]۔

طریقت کے نام پر اَحکامِ شریعت کو پامال کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرّہٗ نے مزید ارشاد فرمایا کہ "اللہ کے سوا کسی کی طرف نگاہ نہ اٹھانا طریقت کا ایک بلند مرتبہ ہے، ضروری ہے کہ تُو اللہ کی مقرّر کردہ حدود کی پابندی کرے، اور اس کے تمام اَحکام کی حفاظت کرے، اور اگر تیری

---

(۱) "بہارِ شریعت" ولایت کا بیان، حصّہ اوّل، ۱/۲۶۵، ۲۶۶۔

(۲) "فتوح الغيب" المقالة ٤٨ فيما ينبغي للمؤمن أن يشتغل به، صـ١١٣.

طرف سے شریعت کی حدود میں سے کسی حد میں خَلَل آیا، تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے، اور یقیناً شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے، لہذا تو فوراً شریعت کے حکم کی طرف لَوٹ آ، اس سے لپٹ جا، اور اپنی نفسانی خواہش کو چھوڑ دے؛ کیونکہ جس حقیقت کی تصدیق شریعت سے نہ ہو وہ حقیقت باطل ہے"[1]۔

اَحکامِ شریعت سے خود کو بالاتر قرار دینے والے جاہل صوفیوں کے بارے میں، حضرت سیّدُنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ "کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ شریعت کے اَحکام تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ تھے، اور ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ گئے، یعنی اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت ؟! فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچے ضرور ہیں مگر کہاں تک؟ جہنم تک! ایسا عقیدہ رکھنے والوں سے تو چور اور زانی بہتر ہیں، میں اگر ہزار سال تک بھی زندہ رہوں تو فرائض وواجبات تو بڑی چیز ہیں، میں نے جو نوافل ومستحبات مقرّر کر لیے ہیں، ان کی ادائیگی میں بھی کچھ کمی نہ کروں گا"[2]۔

حضرت حارث مُحاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیّدُنا سَری سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ہم زمانہ بزرگوں میں سے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص اپنے باطن کو مُراقبہ اور اِخلاص سے صحیح کر لے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مُجاہدہ اور سُنّت کی پَیروی سے آراستہ کر دے

---

(١) "الطبقات الكبرى" أبو صالح سيِّدي ...إلخ، الجزء١، صـ١٣١.

(٢) "اليواقيت والجواهر" المبحث ٢٦ في ...إلخ، الجزء ١، صـ٢٧٢، ٢٧٣.

گا"[1]۔ یعنی اصلاحِ نفس کے لیے اپنی باطنی اصلاح پر توجہ دی جائے، اللہ تعالی اس کی برکت سے ہمارے ظاہر کو بھی آراستہ فرمادے گا۔

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ شریعت وطریقت کے باہمی تعلّق کی نفی کرنے والے، جاہل صوفیوں اور ڈبہ پیروں کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں باہم اصلاً کوئی تخالُف نہیں، اس بات کا مدّعی (دعوے دار) اگر بے سمجھے کہے تو نِرا جاہل ہے، اور سمجھ کر کہے تو گمراہ بددِین۔ شریعت حضورِ اقدس سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اَقوال ہیں، اور طریقت حضور کے اَفعال، اور حقیقت حضور کے اَحوال، اور معرفت حضور کے علومِ بے مثال کا نام ہے"[2]۔

عزیزانِ مَن! ان تمام بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات کا حاصل یہ ہے، کہ آپ راہِ سُلوک میں جتنی چاہے منازل طے کرلیں، لیکن اس بات کا ہمیشہ خیال رہے کہ اَحکامِ شریعت کی پابندی رہے، حرام ومشتبہ چیزوں سے بچا جائے، ناجائز اَوہام وخیالات سے حواس کو آلودہ نہ کیا جائے، اپنی نفسانی خواہشات کو شریعتِ مُطہَّرہ کے تابع رکھا جائے، اور طریقت کو شریعت سے جدا سمجھنے کی غلطی ہرگز ہرگز نہ کی جائے!!۔

---

(۱) "الرسالة القشَيرية" باب في ذكر مشايخ هذه الطريقة، صـ۲۵.

(۲) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ، شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت ...، ۱۷/۱۰۶۔

کسی کی ولایت کو پرکھنے کا معیار

حضراتِ گرامی قدر! بعض اولیائے کرام کی یہ عادتِ مبارکہ تھی، کہ علم اور تقویٰ میں مشہور دوسرے بزرگوں سے ملاقات، اور اُن کی زیارت کے لیے تشریف لے جایا کرتے، اگر سامنے والا واقعی صاحبِ کمال ہوتا، تو اس کے علم وفضل سے مُستفید ہوتے، اور اگر اس کا عمل خلافِ شریعت پاتے، تو بسا اَوقات بنا ملاقات کیے ہی واپس لَوٹ جاتے، چنانچہ ایسی ہی ایک ملاقات کی غرض سے جانے کے لیے، حضرت سیّدُنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک دوسرے بزرگ سے فرمایا کہ "چلو اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو ولایت کے نام سے مشہور کیا ہے"، وہ شخص زُہد وتقویٰ میں مشہور تھا، اور لوگ بکثرت اس کے پاس آیا کرتے تھے، جب حضرت بایزید رحمۃ اللہ تعالی علیہ وہاں تشریف لے گئے، تو اتّفاقاً اس شخص نے قبلہ کی طرف تھوکا، حضرت بایزید رحمۃ اللہ تعالی علیہ فوراً واپس پلٹ آئے، اور اس شخص سے سلام بھی نہ کیا، بلکہ فرمایا کہ "یہ شخص نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے آداب میں سے ایک اَدب پر تو امین ہے نہیں، جس چیز (یعنی ولایت کا) دعوی کرتا ہے، اس پر کیا امین ہو گا؟!"[1]۔

شریعت کی مخالفت کا حکم

عزیزانِ محترم! جو شخص حقائق ومَعارفِ الٰہیہ سے ذرا سی بھی واقفیت رکھتا ہو گا، اس کا عمل خلافِ شریعت نہیں ہو گا، بعض جاہل صوفیوں کو جب اُن کے خلافِ

---

(١) "الرسالة القشَيرية" باب في ذكر مشايخ هذه الطريقة، صـ٢٩.

شریعت کام پر ٹوکا جائے، تو یہ کہہ کر علمائے دین کی تحقیر کرتے ہیں کہ "یہ حقیقت ومعرفت کی باتیں ہیں، جو آپ لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں"۔

ایسے ہی حقائق ومَعارف سے متعلق حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے، امامِ اہل سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "تمام اولیائے کرام کے قطعی اِجماع سے فرض ہے، کہ تمام حقائق کو شریعتِ مُطہَّرہ پر پیش کیا جائے، اگر وہ حقائق شریعت کے مطابق ہوں تو حق اور قابلِ قبول ہیں، ورنہ مردود ورُسوا ہیں، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصلِ کار (کام) ہے، اور شریعت ہی سب کا دار ومدار ہے، شریعت ہی کسوٹی اور معیار ہے، شریعت کا معنی ہے راستہ، اور شریعتِ محمدیّہ کا ترجمہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا راستہ، تو یہ معنی اپنے عموم واِطلاق کے اعتبار سے تمام ظاہر وباطن کو شامل ہے، صرف چند جسمانی اَحکام کے ساتھ خاص نہیں ...یہی شریعت وہ راہ ہے جس پر اللہ ملتا ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾[1] "بے شک سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے"۔ اور شریعت ہی وہ راہ ہے جس کی مخالفت کرنے والا بد دین گمراہ ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ

---

(۱) پ۱۲، هود: ٥٦.

﴿ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾[1] "اور اے محبوب! تم فرمادو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو، اور اس کے سوا اَور راستوں کے پیچھے نہ جاؤ؛ کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے، اللہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے؛ تاکہ تم پرہیز گاری کرو!"۔ دیکھو! قرآنِ عظیم نے صاف فرما دیا، کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے اللہ تعالی کی بارگاہ تک پہنچنا نصیب ہوتا ہے، اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دُور جا پڑے گا!"[2]۔

راہِ سُلوک کا مُسافر اور علمِ شریعت

برادرانِ اسلام! کوئی شخص کتنا ہی صاحبِ کرامت کیوں نہ ہو، اگر وہ فرائض وواجبات کی پابندی نہیں کرتا، اور مکروہ وحرام سے نہیں بچتا، تو سمجھ لیجیے کہ یہ سب فریبِ نظر ہے، اور وہ شخص ڈھونگی اور فراڈیا ہے، ایسوں کو تصوّف یا حقیقت ومعرفت کے اَسرار ورُموز سے کوئی واقفیت نہیں، اسی طرح جو جعلی پیر یا جاہل صوفی اعلانیہ گناہ کرتا ہو، شکل وصورت فاسقوں جیسی ہو، نماز روزے کی پابندی نہ کرتا ہو، کھانا پاکستان میں کھاتا ہو مگر نماز مدینے میں جا کر پڑھنے کا جھوٹا دعوی کرتا ہو، عقیدت مند عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملاقاتیں کرتا ہو، یا اُن کی بانہوں میں بانہیں

---

(١) پ٨، الأنعام: ١٥٣.

(٢) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحضر والإباحۃ، رسالہ "مقالِ عرفا" ١٣٢/١٧، ١٣٣ ملخصًا۔

ڈال کر رَقص کرتا ہو، یا ناچ گانے کی محافل میں شرکت کرتا ہو، ایسے شخص کی صحبت سے کوسوں دُور بھاگیں، وہ ایک بہروپیے کے سوا کچھ نہیں ہے !!۔

ہاں اگر کوئی شخص واقعتًہ راہِ سُلوک کا مُسافر بننا چاہتا ہے، تو وہ عورتوں جیسے لمبے لمبے خلافِ شریعت بال، گلے میں تسبیح اور لمبا سا چوغہ پہن کر فقیروں جیسا رُوپ دَھارنے کے بجائے، پہلے علمِ شریعت کے زیور سے خود کو آراستہ کرے، پھر اس کے بعد اس راہ پر قدم رکھے؛ کیونکہ علمِ شریعت حاصل کیے بغیر اس راہ پر چلنا، انسان کے دین وایمان کی تباہی کا سبب بن سکتا ہے، حضرت نجم الدّین کُبریٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بالواسطہ خلیفہ حضرت رکن الدّین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے شیخ و مرشد سے روایت کرتے ہیں کہ "جب تک دل شریعت کو مکمل طَور پر نہ تھام لے، تب تک ولایت میں قدم رکھنا ناممکن ہے، بلکہ اگر شریعت کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا"[(۱)]۔

اسی طرح شیخ الاسلام حضرت احمد نامقی جامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے، حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے فرمایا کہ "پہلے مُصلّیٰ ایک طرف رکھو اور جا کر علم سیکھو؛ کیونکہ بغیر عِلم کے زُہد و تقوی میں پڑنے والا شخص شیطان کا مسخرہ ہے"[(۲)]۔

لہذا جو لوگ اپنی جہالت یا بے عملی پر پَردہ ڈالنے کے لیے، شریعت وطریقت کو دو ۲ الگ الگ راہیں قرار دیں، بہ ہوش و حواس خود کو اَحکامِ شریعت کا مکلَّف

---

(۱) "نفحات الاُنس" ابوالمکارم رکن الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۲۸۷ ملتقطاً۔

(۲) "نفحات الاُنس" خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۲۱۰۔

ہونے سے انکار کریں، یا نماز کا یہ کہہ کر انکار کریں کہ نماز اللہ کے ذکر کا نام ہے؛ اس لیے جس شخص کی زبان ہر وقت ذکر اللہ سے تر رہتی ہو، اُسے نماز پڑھنے کی کیا حاجت ہے؟ وہ گمراہ و بد دین اور کافر و مرتَد ہیں، ایسوں کی صحبت سے دُور بھاگیں، انہیں اپنا پیر یا رَہنما ہر گز نہ بنائیں، انہیں بے نقاب کریں اور مَسلکِ حق اہل سنّت و جماعت کے دامن سے وابستہ رہتے ہوئے، اِسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہی حاصل کریں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں شریعتِ مُطہَّرہ کے اَحکام کا پابند بنا، ہمیں نماز روزے کی پابندی کرنے، اور تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عنایت فرما، شریعت و طریقت کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے قابل بنا، جعلی پیروں اور جاہل صوفیوں سے چھٹکارا عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.